خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ
16- دسمبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 283 ہفتہ 23 رجب -1416ھ' 16 فتح 1374 ہش' 16- دسمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمت پیدا کرو اور عزائم بلند کرو

ہمت پیدا کرو اور اپنا معیار بلند کرو اور اپنے عزائم کو بلند کرو اور پختہ کرو کہ ہم نے ہر صورت میں برائی کا مقابلہ کرکے نہ صرف یہ کہ اس کو اپنے اندر نہیں داخل ہونے دینا بلکہ اس کو غیروں سے بھی نکالنا ہے۔ اگر تم یہ کرسکتے ہو اور دعا کی مدد سے ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہو تو ضرور ایسا کرو اور بھاگو نہیں کیونکہ ہم نے تو میدان سر کرنے ہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ادنیٰ درجہ عدل کا ہوتا ہے۔ جتنا لے اتنا دے۔ اس سے ترقی کرے تو احسان کا درجہ ہے جتنا لے وہ بھی دے اور اس سے بڑھ کر بھی دے۔ پھر اس سے بڑھ کر ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے یعنی دوسروں کے ساتھ اس طرح نیکی کرے جس طرح ماں بچہ کے ساتھ بغیر نیت کسی معاوضہ کے طبعی طور پر محبت کرتی ہے۔ (کلام الٰہی) سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل اللہ ترقی کرکے ایسی محبت کو حاصل کرسکتے ہیں۔ انسان کا ظرف چھوٹا نہیں۔ خدا کے فضل سے یہ باتیں حاصل ہوجاتی ہیں۔ بلکہ یہ وسعتِ اخلاق کے لوازمات میں سے ہے۔ میں تو قائل ہوں کہ اہل اللہ یہاں تک ترقی کرتے ہیں کہ مادری محبت کے اندازہ سے بھی بڑھ کر انسان کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 290)

تقریب شادی

○ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے مکرم چوہدری محمد محمود صاحب ابن مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب مینجر ماہنامہ انصاراللہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ مکرمہ ذکیہ پروین صاحبہ بنت مکرم چوہدری ولی محمد صاحب احمد نگر مورخہ 95-12-6 کو مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر احمد نگر میں فرمایا اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ مورخہ 7 دسمبر 1995ء کو مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب نے انصاراللہ کے لان میں وسیع پیمانے پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بہت سے کارکنان سلسلہ۔ عزیز و اقارب اور دوستوں نے شرکت فرمائی۔ دعوت کے اختتام پر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل نے دعا کروائی۔ احباب سے اس شادی کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پولیو ڈے

○ "حکومت پاکستان نے 20 دسمبر 1995ء اور 20 جنوری 1996 پولیو ڈے مقرر کئے ہیں۔ ان دو ایام میں پاکستان میں ہر جگہ پانچ سال تک کی عمر کے بچوں کو پولیو سے تحفظ کے لئے ویکسین کے قطرات پلائے جائیں گے۔ والدین سے گزارش ہے کہ ان دو ایام میں حتی الوسع سفر سے گریز کریں۔ اور اپنے اپنے متعلقہ مراکز سے بچوں کو قطرات دلوائیں۔ اگر سفر کرنا ضروری ہو تو جہاں بھی جائیں وہاں قریبی مرکز سے قطرات بچے کو دلائیں۔ ربوہ کے تمام محلہ جات میں مراکز قائم کردیئے گئے ہیں اور ٹیمیں بنا دی گئی ہیں جو قطرات مہیا کریں گی۔ صدر صاحبان اور زعماء خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ اس ضمن میں منتظمین سے بھرپور تعاون فرمائیں۔"

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

احمدی طلباء توجہ فرمائیں

○ میٹرک اور انٹر کے احمدی طلباء کے لئے ربوہ میں ہوسٹل کا قیام کیا گیا ہے ایسے احمدی طلباء جو ربوہ میں پڑھائی کے خواہش مند ہوں۔ اور رہائش کا مسئلہ ہو۔ فوری طور پر نظارت تعلیم سے رجوع کریں۔

(نظارت تعلیم)

مالی تصرف کے ختم ہونے سے قبل اللہ کی راہ میں خرچ کرلو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اس خرچ کے مقابل پر کچھ دوسرے خرچ بھی (کلام الٰہی) نے بیان فرمائے ہیں لیکن اس سے پہلے چونکہ یہاں مضمون تنبیہہ کا چل رہا ہے ایک اور تنبیہہ (-) آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ ہلاکت کن معنوں میں ہوتی ہے۔ اس کی تشریح (کلام الٰہی) خود بیان فرما رہا ہے۔ (-) اے لوگو جن کو ہم نے دنیا میں رزق عطا فرمایا ہوا ہے۔ اے ایمان لانے والو یاد رکھو کہ اس دن سے پہلے پہلے خرچ کرلو جس دن پھر کوئی سودا نہیں چلے گا۔ تمہیں خرچ کرنے کا اختیار اس دنیا میں ہی ہے اس کے بعد کوئی خرچ کا اختیار نہیں رہے گا۔ اور وہ وقت ہر لحہ قریب آرہا ہے کہ تمہارے اپنے مال سے تصرف کے اختیارات اٹھ جائیں گے اور چھین لئے جائیں گے۔ تو جو کچھ کرنا ہے جلدی کرو اور مرنے سے پہلے پہلے کرو۔ (-) اس میں کوئی سودا نہیں ہوگا (-) اور کوئی دوستی بھی کام نہیں آئے گی۔ (-) اور کسی قسم کی سفارش نہیں چلے گی (-) اور کافر لوگ خود ہی ظلم کرنے والے ہیں۔ یہاں کافر کا ایک اور مفہوم بھی ہے جو اس مضمون سے تعلق رکھتا ہے وہ ہے ناشکرے لوگ۔ وہ لوگ جو ناشکرے ہیں خدا تعالیٰ سے رزق پاتے ہیں پھر اس کی راہوں میں اس کو روک رکھتے ہیں یہاں تک کہ موت آکر ان کو اپنے مال سے بے تعلق کردیتی ہے اس پر ان کا کوئی تصرف نہیں رہتا۔ یہی ہیں جنہوں نے ظلم کیا ہے (-) جبکہ موقع تھا کہ اس مال کے نتیجے میں اللہ کی محبت کماتے اور لافانی اجر کے مستحق ہو جاتے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) میرے بندوں سے کہہ دے جن پہ مجھے اعتماد ہے کہ وہ میرے بندے بن کے دکھائیں گے جو ایمان لائے ہیں (-) عبادت کو قائم کریں (-) اور خرچ کریں اس سے جو ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے (-) چھپ چھپ کر بھی اور کھلم کھلا بھی۔ یہاں بھی دیکھ لیں مسلسل چھپانے کے مضمون کو پہلے رکھا ہے خرچ میں اور ظاہر کے مضمون کو بعد میں رکھا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر محبت کے خرچ ہیں تو دنیا کی خاطر ہو ہی نہیں سکتے اور ثبوت اس بات کا کہ اللہ کی خاطر ہے یہ ہے کہ صرف اللہ کی نظر میں آئے چیز کسی اور کی نظر میں نہ آئے اس رنگ میں خرچ کرو۔ لیکن اگر تم اس رنگ میں خرچ کرتے ہو تو پھر اس بات کے بھی مجاز ہو کہ کھلم کھلے تحائف بھی پیش کرو کیونکہ بسا اوقات دنیا کی تحریص کی خاطر بعض خرچ کھلے کرنے پڑتے ہیں۔ اس لئے بعض دفعہ اعلانیہ چندوں کی

باقی صفحہ 7 پر

نوافل ہمیشہ نیک اعمال کے متمّم و مکمل ہوتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

16- فتح 1374 ھش 16 - دسمبر 1995ء

خدا تعالیٰ کی عظمت

ہمیں کسی چیز کی تلاش ہو تو جب تک مل نہ جائے ہم کس طرح سرگرداں رہتے ہیں۔ اور جب مل جاتی ہے تو یوں محسوس کرتے ہیں کہ دل سکون پا گیا ہے۔ اور اگر دیکھا جائے تو انسان زندگی بھر تلاش ہی کے عمل کو جاری رکھتا ہے۔ کبھی کسی چیز کی تلاش ہے۔ کبھی کسی چیز کی۔ اور یہ تلاش کسی صورت بھی ختم نہیں ہوتی۔ وہ ہمیشہ سرگرداں رہتا ہے۔ ایک چیز کو پا لیتا ہے تو دوسری کے ڈھونڈنے میں وقت صرف کرنے لگتا ہے۔ دوسری کو پا لیتا ہے تو تیسری چیز کو ڈھونڈتا ہے۔ گویا کہ ساری عمر تلاش ہی میں صرف کرتا ہے۔

اگر ہم تلاش کے موضوع پر غور کریں تو یہ بات سمجھنا مشکل نہ ہو گا کہ سب سے زیادہ تلاش تو اس کی ہونی چاہئے جس نے ہمیں پیدا کیا لیکن ہماری آنکھوں سے اوجھل ہے۔ وہ ہمارے کام آتا ہے اور ہمیں دکھائی نہیں دیتا۔ ہم اس کو نہ دیکھ سکنے کے باوجود اس سے دعا کرتے ہیں اور وہ ہماری دعا کا جواب دیتا ہے۔ وہ ہے جسے ہمیں تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کیا ہم اسے تلاش کر سکتے ہیں؟ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

"خدا نے اپنی کتاب میں بہت جگہ اشارہ فرمایا ہے کہ میں اپنے ڈھونڈنے والوں کے دل نشان سے منور کروں گا۔ یہاں تک کہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔ اور میں اپنی عظمت انہیں دکھلاؤں گا۔ یہاں تک کہ سب عظمتیں ان کی نگاہ میں ہیچ ہو جائیں گی۔"

پہلی بات تو یہ کہ جو شخص بھی خدا تعالیٰ کو تلاش کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور اس کی نیت نیک ہو گی اور دل صاف۔ وہ خدا تعالیٰ کے وجود کے نشانات دیکھے گا۔ اور وہ نشانات اتنے روشن ہوں گے کہ اس کی اپنی زندگی روشنی سے بھر جائے گی۔ اور یہی وہ روشنی ہے جس میں وہ خدا تعالیٰ کو دیکھنے لگے گا۔ اگرچہ اس کی ظاہری آنکھ تو خدا تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتی لیکن جب دل میں یقین پیدا ہو جاتا ہے۔ جب انسان کو اس بات کے ماننے میں سکینت ملنے لگتی ہے کہ خدا ہے۔ تو وہ یقیناً اپنے دل کی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگتا ہے۔ اور صرف دیکھتا ہی نہیں بلکہ اس کی عظمت کا اسے احساس ہونے لگتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ محض خدا کو دیکھنا بھی کافی نہیں ہو سکتا۔ ہم نے اسے کیسے دیکھا اور کیسا پایا؟ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا موجود تو ہے لیکن ہماری زندگی میں اور دنیا کے کاروبار میں دخل نہیں دیتا انہیں خدا تعالیٰ کی عظمت کیسے نظر آ سکتی ہے۔ عظمت تو نظر آتی ہے کام سے۔ خدا تعالیٰ کے کام دیکھ کر انسان اس کی عظمت کو پہچانتا ہے۔ اگر ہم اپنے دل کو تلاش سے منور کر کے خدا کو دیکھنے لگیں تو یقیناً اس کی عظمت ہمارے سامنے آئے گی۔ اور ہمارے دل میں یہ یقین پیدا ہو گا کہ اس جیسا کوئی نہیں۔ وہ سب سے بڑا ہے۔ سب سے زیادہ عظیم ہے اور اسی کی طرف ہمیں جھکنا چاہئے۔ اپنی ہر بات کے لئے اسی کی طرف ہماری نظر لگ جانی چاہئے۔ اور جب انسان کو خدا تعالیٰ کی عظمت نظر آنے لگتی ہے تو وہ جان لیتا ہے کہ باقی تمام عظمتیں بے معنی ہیں کوئی کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو کسی کو کتنا ہی عظیم کیوں نہ کہا جائے۔ لیکن اس کی بڑائی اور اس کی عظمت خدا تعالیٰ کے آگے ہیچ ہو جاتی ہے۔ اسے صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہی میں بڑائی نظر آتی ہے۔ خدا تعالیٰ ہی کی عظمت کو وہ صحیح معنوں میں پہچاننے لگتا ہے۔ اور جب اس کی یہ حالت ہو جاتی ہے تو وہ خدا کے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ اپنی ہر بات اسی کے سامنے پیش کرتا ہے۔ باقی سب سہاروں کو چھوڑ دیتا ہے اور اسی کو اپنا سہارا بنا لیتا ہے۔

تو چٹکی میں لے لے تو ذرے بھی زر و جواہر
روشن روشن باہر انکا روشن روشن اندر
بھیگی بھیگی راتیں اجلی' نور کے دھارے بہتے
اس جھولی میں آ گرتے ہیں مہر و ماہ و اختر

ابو الاقبال

○

مَیں کیا ہوں کیا نہیں ہوں مجھے کچھ نہیں خبر
گہ آسمان پر ہے قدم گہ زمین پر

ناسازگار بھی ہوں جو احوالِ زندگی
رہتی ہے میرے ہاتھ میں ہر حال میں سپر

جلتا رہا ہے تیز ہواؤں میں بھی چراغ
شائد مِرے لہو کی حرارت کا ہے اثر

تاروں کی روشنی میں چلا جا رہا ہوں مَیں
تاریک رات میں بھی ہے جاری مِرا سفر

میں نقدِ جان لے کے کہاں سے کہاں گیا
لیکن کہیں ملا نہ مجھے کوئی سنگِ در

تُو ہی نہیں ہے جس کو زمانے کا درد ہے
ہیں اور بھی نسیم تیرے جیسے چارہ گر

نسیم سیفی

ضروری اعلان

○ احباب جماعت میں سے ایسے والدین جن کے بچے خدمت دین کے لئے "وقف اولاد" کے تحت وقف ہیں اور یہ بچے اس سال یا 1996ء میں میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تاکہ ان کا آئندہ پروگرام اور وقف کے بارہ میں ان بچوں سے براہ راست خط و کتابت کی جا سکے۔

......اس بارہ میں وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں نیز اطلاع دیں کہ میٹرک کے بعد کیا ارادہ ہے؟

بچے قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ کلام الٰہی کی تلاوت کرتے رہیں دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں میٹرک کا امتحان دینے کے بعد خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس میں شامل ہوں نیز میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع بھی دیں۔

یوم تحریک جدید

○ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کہ:۔
وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منائے۔

اس کی تعمیل میں امرائے اضلاع / صدران صاحبان کو 27۔ اکتوبر 1995ء کو "یوم تحریک جدید" منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی...... امرائے اضلاع و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ براہ کرم جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹس جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

اگر کسی جگہ کسی وجہ سے 27۔ اکتوبر کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جا سکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو جلسہ یوم تحریک جدید منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

این چنیں در افترا ہا چوں پری
یا مگر از ذاتِ بے چوں منکری

اس قدر بڑھ بڑھ کر کیوں افترا باندھتا ہے شائد تو اس بے مثل ذات سے منکر ہے۔

دل چرا بندی دریں دنیائے دوں
ناگہاں خواہی شدن زینجا بروں

اس ذلیل دنیا سے کیوں دل لگاتا ہے جہاں سے تو یک دم باہر چلا جائے گا۔

از پئے دنیا بریدن از خدا
بس ہمیں باشد نشانِ اشقیا

دنیا کی خاطر خدا سے تعلق توڑنا یہی بدبختوں کی علامت ہے۔

چوں شود بخشائشِ حق بر کسے
دل نمے ماند بدنیائش بسے

جب کسی پر خدا کی مہربانی ہوتی ہے تو اس کا دل دنیا میں کچھ زیادہ نہیں لگتا۔

لیک ترکِ نفس کے آسان بود
مردن و از خود شدن یکساں بود

لیکن ترکِ نفس بھی آسان نہیں۔ مرنا اور خودی کا چھوڑنا برابر ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں ہماری توجہ اس بات کی طرف مبذول فرماتے ہیں کہ انسان کو اپنا تعلق صحیح معنوں میں خدا تعالیٰ سے جوڑنا چاہئے خدا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اور اسی کے ساتھ اپنا تعلق پیدا کر کے انسان اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے اور اسے یہ بھی احساس ہونے لگتا ہے کہ خدا میں ہو کر اگر زندگی بسر کی جائے تو موت بھی کوئی معنے نہیں رکھتی۔ موت بھی دراصل زندگی کا ایک تسلسل ہوتا ہے۔ لیکن ایسا کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ انسان اپنے اوپر ایک قسم کی موت وارد کرے۔ کیونکہ اپنے اوپر موت وارد کرنا اور خودی کا چھوڑنا دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ خودی کو چھوڑے بغیر انسان خدا کو نہیں پا سکتا۔ اور خودی کا چھوڑنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا عام طور پر آدمی کے لئے دنیا سے گزر جانا۔ یعنی مرنا۔ اللہ تعالیٰ کی پہچان کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ اس کے افعال اور اس کے کلام کو اکٹھا دیکھا جائے دراصل اس کے افعال اور اس کا کلام دونوں میں نہ صرف یہ کہ تضاد نہیں بلکہ دونوں ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہیں۔ جو وہ کہتا ہے وہی وہ کرتا ہے اور جو وہ کرتا ہے وہی کچھ وہ کہتا ہے۔

انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ دلانے والی بات اس وقت آسان ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ کسی پر مہربانی ظاہر کرتا ہے کیونکہ اس کی مہربانی کا مطلب یہ ہے کہ انسان کا دل دنیاداری سے ہٹ جاتا ہے اور خدا کی طرف لگ جاتا ہے اور اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق توڑے تو حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ وہ نہایت بدبخت ہے اور انسان کی بدبختی کی یہی علامت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق توڑ دیتا ہے حالانکہ اسے معلوم ہونا چاہئے کہ یہ دنیا جس کے لئے وہ خدا سے تعلق توڑتا ہے ایک ذلیل جگہ ہے اور اتنی عارضی کہ جب انسان جانے لگتا ہے تو اسے ذرا سی بھی دیر نہیں لگتی۔ یکدم اس دنیا سے باہر ہو جاتا ہے۔ یعنی جب موت آتی ہے تو پھر وہ یہاں ٹھہر نہیں سکتا۔ اس کا کوئی عذر اسے زندہ رہنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔

پس ان اشعار میں حضرت صاحب نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے ہی ہو جانا چاہئے اپنی خودی کو مارنا چاہئے اور خودی کو مار کر خدا کے قریب آنا چاہئے۔ یہی حقیقی زندگی ہے اور یہی وہ زندگی ہے جو ہمیشہ کے لئے انسان کو عطا کی جاتی ہے۔ کیونکہ اس کا عطا کرنے والے والا خدا ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔

جو شخص روح کی سچائی کے ساتھ دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے [illegible] عنایت کر سکتا ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

قبور کے ساتھ تعلق ارواح کے دیکھنے کے لئے کشفی قوت اور حسّ کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی کہے کہ یہ ٹھیک نہیں ہے تو وہ غلط کہتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی ایک کثیر تعداد کروڑ ہا اولیاء و صلحاء کا سلسلہ دنیا میں گزرا ہے۔ اور مجاہدات کرنے والے بے شمار لوگ ہو گزرے ہیں۔ اور وہ سب اس امر کی زندہ شہادت ہیں۔ گو اس کی اصلیت اور تعلقات کی وجہ عقلی طور پر ہم معلوم کر سکیں یا نہ۔ مگر نفس تعلق سے انکار نہیں ہو سکتا۔ غرض کشفی دلائل ان ساری باتوں کا فیصلہ کئے دیتے ہیں۔ کان اگر نہ دیکھ سکیں تو ان کا کیا قصور؟ وہ اور قوت کا کام ہے۔ ہم اپنے ذاتی تجربہ سے گواہ ہیں کہ روح کا تعلق قبر کے ساتھ ضرور ہوتا ہے۔ انسان میت سے کلام کر سکتا ہے۔

روح کا تعلق آسمان سے بھی ہوتا ہے جہاں اس کے لئے ایک مقام ملتا ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ یہ ایک ثابت شدہ صداقت ہے ہندوؤں کی کتابوں میں بھی اس کی گواہی موجود ہے۔ یہ مسئلہ عام طور پر مسلّمہ مسئلہ ہے۔ بجز اس فرقہ کے جو نفی بقائے روح کرتا ہے۔ اور یہ امر کہ کس جگہ تعلق ہے کشفی قوت خود ہی بتلا دے گی۔ روح کوئی مکانی چیز نہیں ہے۔ بلکہ اس کے تعلقات مجہول الکنہ ہوتے ہیں۔ مرنے کے بعد ایک تعلق روح کا قبر کے ساتھ بھی ہوتا ہے اور کشف قبور کے وقت ارباب مکاشفات پر وہ تعلق ظاہر ہوتا ہے کہ صاحب قبور اپنی اپنی قبروں میں بیٹھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بلکہ ان سے صاحب کشف کے مخاطبات و مکالمات بھی واضح ہو جاتے ہیں۔ یہ بات احادیث صحیحہ سے بھی بخوبی ثابت ہے۔ صلوٰۃ فی القبر کی حدیث مشہور ہے۔ اور احادیث سے ثابت ہے کہ مردے جوتی کی آواز بھی سن لیتے ہیں۔ اور (سلام) کا جواب دیتے ہیں۔ باوجود اس کے ایک تعلق ان کا آسمان سے بھی ہوتا ہے اور اپنے نفسی نقطہ کے مکان پر ان کا تمثل مشاہدے میں آتا ہے۔ اور ان کا رفع مختلف درجات سے ہوتا ہے بعض پہلے آسمان تک رہ جاتے ہیں بعض دوسرے تک بعض تیسرے تک لیکن موت کے بعد رفع روح بھی ضرور ہوتا ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث اور آیت (-) صحیح اشارہ کر رہی ہے۔ لیکن ان کا آسمان پر ہونا یا قبروں میں ہونا ایک مجہول الکنہ امر ہے۔

تلقینِ عمل

حضرت امام جماعت الثانی نے خطبہ فرمودہ 3- مارچ 1939ء میں فرمایا۔

ابھی کل ہی کی بات ہے ایک عزیز نوجوان نے مجھ سے ذکر کیا کہ فوج میں جہاں کہیں مخلص احمدی دیکھے گئے ہیں وہ دوسروں سے زیادہ ہوشیار ہوتے ہیں۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سچا ایمان اور سچا اخلاص ذہانت ضرور پیدا کر دیتا ہے۔ کیونکہ عدم ذہانت دراصل توجہ کی کمی کا نام ہے۔ اور کامل توجہ کا نام بھی ذہانت ہے۔ جب انسان کسی امر کی طرف کامل توجہ کرتا ہے تو اس کے چاروں کونے اس کے سامنے آ جاتے ہیں۔ مگر جب بھی وہ پوری توجہ نہیں کرتا اس کے کئی گوشے اس کی نظروں سے پوشیدہ رہتے ہیں۔ چار پانچ ہندوستانی اکٹھے سفر کر رہے ہوں اور ان کے سامنے کوئی معاملہ پیش آ جائے تو وہ کھڑے ہو کر باتیں کرنے لگ جائیں گے۔ ایک کہے گا یوں کرنا چاہئے دوسرا کہے گا یوں نہیں دوں کرنا چاہئے۔ اب وقت گزر رہا ہے کام خراب ہو رہا ہے مگر وہ بے وقوفی کی بحثیں کرتے رہیں گے۔ کبھی ان کے دماغ میں یہ بات نہیں آئے گی کہ اس بحث سے زیادہ حماقت کی بات اور کوئی نہیں۔ تم اپنے میں سے ایک شخص کو آگے کرو اور اس کے فیصلے کو تسلیم کر لو۔ مگر یہ حماقت یہاں تک بڑھی ہوئی ہے کہ جس شخص کے فیصلے کو وہ تسلیم کرنے کا دعوے بھی کریں گے اس کے فیصلہ پر بھی جھٹ اعتراض کر دیں گے۔ اور اگر اعتراض نہیں کریں گے تو کم از کم اس کے معاملات میں دخل دینے کی ضرور کوشش کریں گے۔

میں امام جماعت ہوں اور جماعت میری اطاعت کا اقرار کئے ہوئے ہے۔ مگر میرا قریباً 90 فی صد تجربہ ہے کہ جب بھی میں کوئی کام کرنے لگوں ہر شخص مجھے مشورہ دینے لگ جاتا ہے۔ اب ساری سکیم سوچی ہوئی۔ میرے ذہن میں موجود ہوتی ہے مگر وہ خواہ مخواہ دخل دے کر کام کو خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ وہی احمقانہ عادت ہے جو تمام ہندوستانیوں کے اندر پائی جاتی ہے۔ کہ وہ کبھی بھی صحیح لیڈری کو تسلیم نہیں کرے گا۔ بھلا ایک شخص جو لڑائی کے لئے لوگوں کو جمع کر کے لے جا رہا ہو۔ دشمن سر پر کھڑا

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر حبیب اللہ خان

سمندر کی کیمیا

پانی کی بعض خصوصیات

ہم اکثر سنتے اور کہتے ہیں کہ سمندر کا پانی بہت کھاری ہے۔ اس سے خیال پیدا ہوتا ہے کہ شاید اس میں بے حساب نمک ہی نمک ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کا پانی 96.5 فیصد خالص ہوتا ہے اور نمکیات کی مقدار صرف 3.5 فیصد ہے۔ پانی قدرت میں پائے جانے والے مرکبات میں سے ایک اہم مرکب ہے۔ اول تو یہ ان تین چیزوں میں سے ایک ہے جو قدرت میں مائع حالت میں پائی جاتی ہے۔ باقی دو چیزیں قدرتی تیل اور خالص پارہ ہیں۔ پانی کے مائع حالت میں ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کا درجہ کھولاؤ 100 درجہ سنٹی گریڈ (212 فارن ہیٹ) ہے۔ یہ غیر معمولی طور پر بہت بلند ہے۔ کیمیا کی زبان میں ہم پانی کو H_2O کہتے ہیں۔ اسی قسم کے دوسرے مرکبات مثلاً ہائیڈروجن سلفائیڈ H_2S اور ملتا جلتا مرکب امونیا NH_3 کے درجہ کھولاؤ پانی سے 80 درجے سنٹی گریڈ نیچے ہیں۔ پانی کا بلند درجہ کھولاؤ اور دوسرے غیر معمولی خواص اس کی ساخت کی بدولت ہیں۔ اس کے سالمہ (Molecule) میں جو دو ہائیڈروجن ایٹم ہیں ان کے درمیان 105 درجہ کا زاویہ ہے اور آکسیجن کا ایٹم درمیان میں ہے۔ پانی کے سالمے کی شکل کچھ اس طرح ہے۔ H O 105 H آکسیجن ایٹم پر منفی برقی بار ہے اور ہائیڈروجن کے ایٹموں پر مثبت بار ہے۔ اس ساخت کا نتیجہ یہ ہے کہ پانی کا سالمہ Polar ہے یعنی درمیانی سرا زیادہ منفی ہے اور کنارے نسبتاً کم مثبت ہیں۔ یعنی اس کے ایٹموں پر جو برقی بار (Electric Charge) ہے وہ ایک دوسرے کو مکمل طور پر زائل (Neutralize) نہیں کرتے۔ اس Polarity کے باعث پانی کے سالمات باہم مل کر ایک جمگھٹ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ جس میں دو سے لے کر آٹھ سالمے شریک ہوتے ہیں۔ یہ سالمے باہم ہائیڈروجن بندھن (H-Bond) کے باعث جڑے رہتے ہیں۔ درجہ کھولاؤ پر بھی قریباً 80 فیصد سالمے ایک دوسرے سے جڑے رہتے ہیں۔ درجہ انجماد پر تو 90 فیصد سے زائد سالمے جمگھٹ کی صورت میں ہوتے ہیں۔ لہٰذا پانی کو کھولانے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اس ہائیڈروجن کے بندھن (Bond) کو توڑا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا درجہ کھولاؤ توقع سے کہیں زیادہ بلند ہے۔ اگر پانی الگ الگ سالموں کی شکل میں ہوتا تو اس کا درجہ کھولاؤ قریباً منفی 80 درجہ سینٹی گریڈ (112 F) ہوتا اور وہ گیسی حالت میں ہوتا۔ اس قدر پست درجہ حرارت پر کسی حیوانی زندگی کا آغاز ممکن نہ ہوتا۔

پانی کی اس ساخت کے باعث اس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ منجمد حالت (برف کی شکل) میں مائع پر تیرتا ہے کیونکہ سالموں کے جمگھٹ علیحدہ علیحدہ سالموں کے مقابلہ میں زیادہ جگہ گھیرتے ہیں۔ 8 سالموں کا جمگھٹ برف کا بنیادی ڈھانچہ ہے۔ اور اس کی شکل ایک تکونی منشور (Prism) کی سی ہوتی ہے۔ جوں جوں پانی کا درجہ حرارت کم ہوتا ہے اس کے جمگھٹ بڑے ہونے لگتے ہیں اور ان کا حجم بڑھنے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ 4 سنٹی گریڈ (39 F) پر اس کی کثافت یعنی کمیت فی اکائی حجم (Massperunit Volume) سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ اگر درجہ حرارت 4 سنٹی گریڈ سے بڑھائیں یا کم کریں تو دونوں صورتوں میں وہ پھیلتا ہے۔ صفر درجہ حرارت (Oc) پر پانی کا حجم 4c کے مقابلہ میں دس فیصد زیادہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ برف پانی پر تیرتی ہے۔ پانی ان چند اشیاء میں سے ہے جو جمنے پر پھیلتے ہیں۔ جب وہ جمنے لگتا ہے تو پھیل کر زبردست دباؤ ڈالتا ہے۔ یہ دباؤ تیس ہزار پونڈ فی مربع انچ تک ہوتا ہے۔ اس دباؤ کی وجہ سے پہاڑوں میں جو شگاف ہوتے ہیں وہ زیادہ بڑے ہو جاتے ہیں اور ان میں پھنسا ہوا پانی پہاڑوں کو توڑ کر ان کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔

چٹانوں کی توڑ پھوڑ کے مقابلہ میں پانی کی یہ خاصیت کہ وہ مختلف چیزوں کو حل کر لیتا ہے زیادہ اہم ہے۔ حل پذیری کی یہ غیر معمولی خاصیت بھی اس کے سالموں کی ساخت کا نتیجہ ہے۔ اس خاصیت کے باعث بہت سی اشیاء بالخصوص نمک پانی میں حل پذیر ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ دریا سالانہ قریباً 400 ملین ٹن نمکیات اور دوسرے مادے سمندر میں پہنچاتے ہیں۔ (ایک ملین دس لاکھ کے برابر ہوتا ہے اور ایک ٹن 1015 کلو یا 28 من کے برابر ہوتا ہے)

پانی کی اسی خصوصیت نے سمندر کے پانی کو کھاری بنا دیا ہے۔ قدرت میں سب سے زیادہ خالص پانی بارش کا ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ ہوا کی تہوں میں سے گزرتا ہے تو اس میں کئی گیسیں مثلاً کاربن ڈائی آکسائیڈ (CO_2) اور آکسیجن بھی حل ہو کر سمندر میں پہنچتی ہیں اور کئی رنگ میں اس کی ترکیب میں حصہ لیتی ہیں۔ بارش کے باعث جو پانی سمندر میں پہنچتا ہے وہ دریاؤں کے مقابلہ میں دس گنا زیادہ ہوتا ہے۔ دریاؤں کے پانی کی مقدار اندازاً 27 ہزار مکعب کلومیٹر (6500 مکعب میل) سالانہ ہوتی ہے۔

سمندری پانی کی کیمیائی ترکیب

سمندر میں نمکوں اور دوسری چیزوں کا اضافہ قریباً اسی وقت سے جاری ہے جب سے کہ بارش کا آغاز ہوا اور اس نے سمندر کے نشیبوں کو بھرنا شروع کیا۔ اندازہ ہے کہ سمندر میں نمک کی موجودہ مقدار 50 ملین بلین (50 کے بعد 15 صفر) ٹن ہے اور یہ عمل ابھی مسلسل جاری ہے۔ ایک ماہر کیمیا کو زیادہ تر اس امر سے تعلق ہے کہ سمندروں کی ترکیب اور اس کی تقسیم کیا ہے۔ حل شدہ نمکوں کی مقدار' معدنی معلقات (Suspensions) کی نوعیت' اس کے پانی کی تہ نشین مادوں کی تابکاری ان چند مسائل میں سے ہیں جن کی تحقیق میں اسے دلچسپی ہوتی ہے۔

بحری کیمیا دان کے لئے بنیادی چیز سمندر کا کھاراپن ہے یعنی حل شدہ نمکوں کی مقدار۔ اسی وجہ سے اسے اس امر سے بھی دلچسپی ہے کہ گہرائی کے ساتھ اس کی نمکینی میں کیا تبدیلی ہوتی ہے اگرچہ یہ فرق نمایاں ہوتا ہے لیکن اس کی مقدار بہت خفیف ہوتی ہے کیونکہ سمندر کی عمودی اور افقی روئیں اس فرق کو دور کر کے یکسانیت پیدا کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ سمندری پانی کے ایک ہزار گرام میں اوسطاً 35 گرام حل شدہ نمک موجود ہوتے ہیں اس کے مقابل میں میٹھے پانی کے اندر نمک کی مقدار 0.05 فی ہزار کم ہوتی ہے۔ نمکوں میں سے سب سے زیادہ خوردنی نمک (سوڈیم کلورائیڈ Nacl) کی ہوتی ہے۔ مختلف نمکوں میں عناصر کا تناسب درج ذیل جدول سے ظاہر ہوگا۔

عنصر کلورین (CL) مقدار فی ہزار 18.98
سوڈیم (Na) نیٹریم مقدار فی ہزار 10.56
میگنیشیم (Mg) مقدار فی ہزار 1.27
گندھک (سلفر S) مقدار فی ہزار 0.88
کیلشیم (Ca) مقدار فی ہزار 0.40
پوٹاشیم (کیلیم K) مقدار فی ہزار 0.38
برومین (Br) مقدار فی ہزار 0.065
کاربن (C) مقدار فی ہزار 0.028
سٹرانشیم (Sr) مقدار فی ہزار 0.013
بوران (B) مقدار فی ہزار 0.005
کل مجموعہ 33.5

سمندری نمک انہیں عناصر کی باہمی ترکیب سے پیدا ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر کاربن نہ صرف حل شدہ کاربن ڈائی آکسائیڈ (Co) میں موجود ہے بلکہ بائی کاربونیٹس (Hco 3) کی شکل میں بھی موجود ہے۔ مندرجہ بالا جدول میں موجود عناصر کا مجموعہ 33.5 فی ہزار دکھایا گیا ہے جبکہ نمکوں کی اصل اوسط 35 فی ہزار ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ماسبقی 1.5 فی ہزار میں کئی اور عناصر مثلاً تانبا' ایلومینیم' چاندی' سونا' مینگنیز' یورینیم وغیرہ شامل ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ درحقیقت قدرت کے سب عناصر ہی پانی میں موجود ہیں مگر ان کی مقدار بہت قلیل ہے۔ مقدار کی اس کمی کے باوجود اب بھی کئی عناصر سمندر سے حاصل کئے جاتے ہیں۔

مختلف گہرائیوں پر پانی کی کثافت اس کا درجہ حرارت اور نمکوں کی نوعیت معلوم کرنے کے لئے ایک شخص نانسین نامی نے ایک بوتل ایسی بنائی جس میں صرف مطلوبہ گہرائی کے نمونے حاصل ہو سکیں اور اوپر نیچے کا پانی اس میں شامل نہ ہو سکے۔ یہ بوتل 20 انچ لمبی ہوتی ہے اور اسے نانسینی بوتل کہتے ہیں۔ اس میں کھلمندن (Valves) اس طرح رکھے جاتے ہیں کہ جس گہرائی کا مطالعہ کرنا ہو صرف اسی کا نمونہ بوتل میں محفوظ ہو جائے۔ یہ بوتل ایک تار کے ذریعہ نیچے بھیجی جاتی ہے۔ شروع میں اس کے کھلمندن بالکل کھلے رہتے ہیں اور پانی ان میں سے گزرتا جاتا ہے لیکن مطلوبہ گہرائی کا نمونہ حاصل کرنے کے لئے اوپر سے ایک وزن چھوڑا جاتا ہے۔ جونہی وہ وزن بوتل سے ٹکراتا ہے اس کے کھلمندن فوراً بند ہو جاتے ہیں اور مطلوبہ مقام کا نمونہ اس میں محفوظ ہو جاتا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تار کے ساتھ ایک کی بجائے مختلف فاصلوں پر کئی بوتلیں لگی ہوتی ہیں۔ جب ایک بوتل الٹ جاتی ہے تو اس کے الٹنے سے ایک وزن علیحدہ ہوتا ہے جو نچلی بوتل پر اثر ڈالتا ہے۔ اس طرح یکے بعد دیگرے مختلف گہرائیوں کی بوتلیں اپنے نمونے محفوظ کر لیتی ہیں۔ جب ان کو اوپر کھینچ لیا جاتا ہے تو ان کا فوراً تجزیہ کر لیا جاتا ہے تاکہ آکسیجن کی مقدار معلوم ہو جائے۔ دیر کرنے سے حل شدہ آکسیجن کی مقدار بدل جاتی ہے۔ باقی عناصر کی مقدار اس وقت معلوم کی جاتی ہے جب نمونے تجزیہ کے لئے لیبارٹری میں پہنچتے ہیں۔

نانسینی بوتل میں قریباً 1.5 لیٹر پانی آتا ہے۔ چونکہ بعض اجزاء اور گیسیں بڑی تھوڑی مقدار میں موجود ہوتی ہیں اس لئے صحیح پیمائشات کے لئے اکثر کافی مقدار میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ضرورت نانسینی بوتل سے پوری نہیں ہوتی۔ اس لئے پانی کی بیرل (Water Barrel) استعمال کی جاتی ہے جس میں 220 لیٹر (قریباً 5 گیلن) پانی کا نمونہ محفوظ ہو جاتا ہے۔ یہ بیرل بھی اسی اصول پر بھری جاتی ہے جو نانسینی بوتل کا ہے۔

شوریت' درجہ حرارت اور حل پذیر آکسیجن۔

پانی کے نمونوں سے جو معطیات (Data) اس طرح جمع ہوتی ہیں ان سے مختلف قسم کی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ مثلاً اوپر یہ ذکر ہو چکا ہے کہ سمندر کے مختلف حصوں میں شوریت کا تھوڑا سا فرق ہوتا ہے۔ بحر منجمد شمالی میں سطحی پانی کی شوریت 33 فی ہزار ہے جبکہ خلیج فارس میں اس کی مقدار 40 فی ہزار ہوتی ہے۔ پھر بحر اوقیانوس (ATlantic Ocean) کے سطحی پانی کی شوریت بحرالکاہل (Pacific Ocean) کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں جن میں ہواؤں کا عمل اور بحری رووں کا اثر اہم

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں- عام طور پر جن مقامات پر سطح سمندر پر عمل تبخیر (Evaporation) تیز ہوتا ہے وہاں شوریت بڑھ جاتی ہے- جیسا کہ منطقہ حارہ منطقہ معتدلہ شمالی اور جنوبی (Tropical Region) میں صورت ہے- وہاں شوریت اوسط سے زیادہ ہے اور قطبی علاقوں میں جہاں تبخیر کم ہوتی ہے وہاں شوریت بھی اوسط کم ہے-

شوریت اور موسم کا باہمی تعلق سمجھنے کے لئے ہمیں ساحل پر ایسے وقت میں جانا چاہئے جبکہ ہوا سمندر سے خشکی کی طرف چل رہی ہو- تھوڑی دیر ساحل پر کھڑے ہونے کے بعد ہمارے ہونٹوں پر نمک کا ذائقہ موجود ہوگا- پانی سے جو جھاگ اڑتی ہے وہ بخارات میں تبدیل ہو جاتی ہے اور اس میں موجود نمک باریک ذروں کی شکل میں ہوا میں مل جاتا ہے- ان ذروں پر عمل تکثیف (Codensation) جاری ہو سکتا ہے- جن علاقوں میں اس قسم کے نمک کے ذرات ہوا میں زیادہ ہوتے ہیں وہاں بارش کی مقدار بھی نسبتاً زیادہ ہوتی ہے-

شوریت کی پیمائش، درجہ حرارت اور پانی میں موجود آکسیجن کی مقدار سے بحری کیمیادان اور بحری ماہرین طبعیات یہ اندازہ لگاتے ہیں کہ اس پانی کا بڑا منبع کہاں ہے اور حاصل شدہ معطیات (Data) سے پانی کی حرکت کا ایک نقشہ تیار کیا جاتا ہے- شوریت اور درجہ حرارت دونوں سے پانی کی کثافت میں تبدیلی ہوتی ہے یہی حال دباؤ کا ہے- دباؤ اور شوریت کے اضافہ اور درجہ حرارت کی کمی سے کثافت میں اضافہ ہوتا ہے- اگر سطح کا پانی عمل تبخیر کے باعث زیادہ کثیف ہو جاتا ہے یا سردی سے کثیف ہو جاتا ہے تو وہ نیچے بیٹھ جاتا ہے- کثافت کی اس قسم کی تبدیلیاں سمندر کے پانی کی گردش میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں-

سمندر کے پانی میں حل شدہ مرکبات کی وجہ سے سمندروں کے آغاز کے بارے میں کئی بنیادی مسائل پیدا ہوتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ سمندروں کی عمر کیا ہے اور وہ کب معرض وجود میں آئے- اکثر ماہرین علم البحر کا خیال ہے کہ سمندروں میں پانی زمین کی تاریخ کے بہت ابتدائی دور سے بھرنا شروع ہوا یعنی اس وقت سے جبکہ زمین اس قدر ٹھنڈی ہو گئی کہ آبی بخارات سرد ہو کر اور پانی بن کر بارش کی صورت میں برسنے لگے- اس نظریہ کے مطابق سمندر رفتہ رفتہ بھرنے لگے اور اپنی موجودہ صورت کو اب سے قریباً 500 ملین سال قبل پہنچے- اس کے بعد سے اب تک سمندر کے پانی کی مقدار میں بہت معمولی اضافہ ہوا ہے اور سمندر کا سارا نمک اس پانی کی وجہ سے جمع ہوا ہے جو خشکی پر سے بہہ کر وہاں گیا-

پانی میں حل شدہ مادوں کی اہمیت

یہ تو بیان ہو چکا ہے کہ سمندر کا پانی کئی مفید اشیاء کے حصول کا منبع ہے- ان میں سے بعض اشیاء براہ راست انسان کے لئے مفید ہوتی ہیں اور بعض سمندری حیات کے لئے مفید ہوتی ہیں- موخر الذکر میں مثال کے طور پر وہ معدنی اجزاء ہیں جو آبی پودوں کے لئے غذا کا کام دیتے ہیں- بعض آبی جانور پانی میں سے سلیکا (Silica) کو الگ کر کے جذب کرتے ہیں- کچھ ایسے ہیں جو کیلشیم کاربونیٹ ($CaCO_3$) الگ کر کے ان سے اپنے خول بناتے ہیں اور پھر ان سے جزیرے اور چٹانیں (Coral Reefs) تیار ہوتی ہیں-

غذائی زنجیر میں مچھلیوں کی اہمیت ان کیمیاوی اجزاء کی وجہ سے ہی ہے جو انہوں نے پانی سے جذب کئے ہوتے ہیں- مثال کے طور پر آیوڈین کو مچھلیاں جذب کرتی ہیں اور پھر وہ انسانی جسم کا حصہ بن جاتی ہیں- آیوڈین Thyroid Glands کے صحیح عمل کے لئے نہایت ضروری ہے- اسی طرح مچھلیوں کے توسط سے فاسفورس انسانی غذا کا اہم جزو بنتی ہے- یہ قدرت کی عجیب کار فرمائی ہے کہ اس فاسفورس کا بہت سا حصہ بارش کے پانی کے ساتھ دریاؤں میں چلا جاتا ہے- اس عمل سے قریباً 3 ملین ٹن (84 لاکھ من) سے زیادہ فاسفورس ہر سال سمندر میں پہنچ جاتی ہے- اس میں سے قدرتی طور پر صرف دو فیصد ہمیں واپس ملتی ہے- سمندروں میں جو گار نیچے بیٹھ جاتی ہے اس میں فاسفورس کی مقدار کافی ہوتی ہے-

ماہرین علم البحر، ماہرین کیمیا اور ماہرین طبقات الارض اس امر میں بھی دلچسپی رکھتے ہیں کہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کی کس قدر مقدار سمندر میں ذخیرہ شدہ ہے اور اس میں کیا تبدیلیاں عمل میں آتی ہیں- ان کی دلچسپی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار کا آب و ہوا پر امکانی اثر ہو سکتا ہے- صنعتی انقلاب کے باعث انسان نے دھواں اور دوسری خارج ہونے والی گیسیں بہت بڑی مقدار میں چھوڑنی شروع کر دی ہیں اور اس طرح ہوا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار میں اضافہ ہو رہا ہے- زمین کی سطح اس حرارت کو جو سورج سے حاصل ہوتی ہے دوبارہ مسلسل خارج کرتی ہے- اس حرارت کا ایک حصہ وہ کاربن ڈائی آکسائیڈ جو ہوا میں موجود ہے جذب کر لیتی ہے- اگر ہوا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ بڑھ جائے تو پھر ہوا میں جذب ہونے والی حرارت بڑھ جائے گی- درجہ حرارت کے اس اضافہ سے آب و ہوا پر بہت اہم اثرات پیدا ہوں گے- قطبین کی برفانی چوٹیوں میں تبدیلی ہونے لگے گی- اسی طرح سمندری پانی کی گردش پر بھی اس کا اثر پڑے گا-

تاہم درجہ حرارت کا یہ اضافہ خود اپنے اوپر ایک تحدید عائد کرتا ہے- درجہ حرارت کے اضافہ سے بخارات میں اضافہ ہوگا اور بادلوں کی مقدار بڑھے گی- ان کے بڑھنے سے شمسی حرارت زیادہ خلا میں منتشر ہوگی اور زمین تک کم پہنچے گی اور نتیجۃً وہ ٹھنڈی ہو جائیگی- مشاہدات بتا رہے ہیں کہ گزشتہ صدی سے فضا میں درجہ حرارت بڑھ رہا ہے لیکن نہیں کہا جا سکتا کہ آیا یہ اضافہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کی وجہ سے ہے یا کسی اور وجہ سے-

---

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا 2 ستمبر 1955ء

ہماری تاریخ

حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب کی وفات کا اعلان

حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب جن کی وفات کا اعلان اخبار ٹروتھ کے 2 ستمبر 1955ء کے شمارے میں کیا گیا اس میں کہا گیا کہ انتہائی رنج کے ساتھ ایف- آر- حکیم کی وفات کا اعلان کیا جاتا ہے- آپ 1934ء سے 1947ء تک نائیجیریا میں احمدیہ جماعت کے سربراہ رہے- 28 اگست 1955ء کو آپ کی وفات ہوئی- آپ کی عمر 60 سال تھی- آپ احمدیہ جماعت کے ابتدائی مربیوں میں سے تھے- سب سے پہلے مغربی افریقہ میں 1922ء میں تشریف لائے- اور 1929ء تک گولڈ کوسٹ میں قیام کیا- آپ نے دعوت الی اللہ کے علاوہ باشندگان گولڈ کوسٹ کی تعلیمی ضروریات کی طرف بھی توجہ دی- اور متعدد سکول کھولے جنہیں سرکاری طور پر ماڈل سکول یعنی نمونے کے سکول کہا گیا- جب آپ واپس ہندوستان جا رہے تھے تو آپ نائیجیریا بھی تشریف لائے کیونکہ 1922ء میں آپ نے نائیجیریا میں بھی چند روز گزارے تھے یہاں کے احمدی باشندے آپ کے کام سے بہت زیادہ متاثر تھے- چنانچہ انہوں نے مرکز سے درخواست کی کہ قادیان واپسی کے بعد آپ کی تقرری نائیجیریا میں کر دی جائے چنانچہ 1934ء میں آپ کو نائیجیریا بھیجا گیا- یہ افسوس کی بات ہے کہ نائیجیریا میں انہیں خاصی مشکلات پیش آئیں لیکن اس کے باوجود انہوں نے احمدیہ بیت اور احمدیہ مشن ہاوس تعمیر کروائے- یہاں پر جتنا عرصہ انہوں نے قیام کیا- مختلف احباب سے انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا- بعض معاملات کے لئے تو عدالت کا بھی رخ کرنے کی ضرورت پیش آئی- آپ نے نائیجیریا میں 1934 سے 1947 تک قیام کیا اور شب و روز محنت کر کے مشن کو مضبوط بنیادوں پر استوار کر دیا- آپ کے متعلق یہ کہنا صدفی صد درست ہے کہ آپ دین حق کے لئے جئے اور دین حق کے لئے ہی آپ نے اپنی جان، جان آفرین کے سپرد کر دی- احمدیہ جماعت نائیجیریا ان کے خاندان سے پوری ہمدردی رکھتی ہے-

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا 9- ستمبر 1955ء

(1) بادشاہ لیگوس نے حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب کی وفات کی خبر سنتے ہی خاکسار (نسیم سیفی) کو ایک پیغام بھیجا- آپ نے کہا کہ "میں نے مولوی حکیم فضل الرحمان صاحب کی پاکستان میں وفات کی خبر نہایت گہرے رنج کے ساتھ سنی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ بلا تاخیر میری طرف سے حضرت امام جماعت الثانی اور محترم مولوی حکیم صاحب کی فیملی سے میری طرف سے تعزیت کر دی جائے- یہ نقصان ناقابل تلافی ہے-

(2) احمدیہ مومنٹ کے جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے میں مولوی حکیم صاحب کے خاصا قریب رہا ہوں- اور لیگوس میں اور اسی طرح سارے نائیجیریا میں بھی جتنے دوست تھے ان کی نسبت میں زیادہ قریب تھا- اور میں یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں مولوی حکیم صاحب کی خوبیوں کے متعلق زیادہ بہتر طریق پر بیان کر سکتا ہوں-

(3) آپ ایک اچھے اور نہایت اچھے منتظم تھے- خاصے دین دار تھے اور ماہر تعلیم- آپ ان ماہرین تعلیم میں سے تھے جن کا درجہ خاصا اونچا ہوتا ہے- آپ سماج کے کاموں میں حصہ لیتے تھے اور پیدائشی لیڈر تھے- مولوی حکیم فضل الرحمان کو اس ملک میں لمبے عرصے تک یاد رکھا جائے گا- انہوں نے احمدیت کی ترقی یعنی احمدیت کے پھیلاؤ کے لئے بہت اہم خدمات سرانجام دیں- اس وقت ان کی وفات جماعت کے لئے ایک گہرا صدمہ معلوم ہوتی ہے اور جماعت کے لئے یہ ایک خاصا بڑا دھکا ہے- یہ وہ جماعت ہے جس کے لئے انہوں نے اپنی ساری زندگی صرف کر دی-

مہربانی فرما کر میری ہمدردیاں اور میری تعزیت قبول فرمائیں اور احمدیہ جماعت کے افراد تک میرے یہ جذبات پہنچا دیں-

والسلام

یہ پیغام نائیجیریا کے اخبار ڈی ٹروتھ کے 9- ستمبر 1955ء کے شمارے میں پہلے صفحہ پر شائع ہوا-

---

کسی جماعت کی ترقی کے لئے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس کے سب افراد آپس میں ایک ہو جائیں- جب تک کوئی جماعت فرد واحد کی طرح نہیں ہو جاتی ترقی نہیں کر سکتی خواہ وہ جماعت دینی ہو یا دنیوی- کیونکہ تمام کامیابیوں اور ترقیوں کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ قاعدہ جاری کیا ہوا ہے کہ جب تک ساری جماعت ایک نہ ہو جائے- لڑنا جھگڑنا- دشمنی و نفاق حسد و کینہ، بغض اور عداوت کو چھوڑ نہ دے اس وقت تک ترقی نہ کرے-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

1995ء کا نوبل امن انعام

ایٹمی ہتھیاروں کی مخالفت پگ واش تحریک کے بانی 87 سالہ برطانوی سائنس دان جوزف روٹ بلاٹ اور تحریک کے سیکرٹری فرانسسکو کیلو جیرو کو گزشتہ روزہ ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں ایک خصوی تقریب میں امن کا نوبل انعام دیا گیا۔ ناروے کے بادشاہ ہیرلڈ پنجم اور ملکہ سونجا بھی تقریب میں شریک ہوئیں۔

مسٹر روٹ بلاٹ نے اس موقع پر اپنی تقریر میں ایٹمی طاقتوں سائنس دانوں اور دنیا بھر کے عوام سے کہا کہ وہ ایٹمی ہتھیاروں اور جنگ کے خاتمے کے لئے اپنی جدوجہد تیز کر دیں۔

OOO

بوسنیا کی تعمیر نو

بوسنیا میں امن کے بعد تعمیر نو کا مرحلہ درپیش ہے۔ چار سالہ جنگ کے دوران قدرتی مناظر پہاڑیوں' سبزہ زاروں اور چشموں کا یہ خوبصورت ملک بری طرح تباہی اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوا ہے۔ اب جبکہ جنگ ختم ہو چکی ہے اور نیٹو کی 50 ہزار فوج رفتہ رفتہ بوسنیا میں جنگ کرنے والے فریقوں کو جدا کر رہی ہے تو اب اس ملک کو دوبارہ تعمیر کرنے اور گولہ باری سے تباہ شدہ عمارات اور تنصیبات کو دوبارہ تعمیر کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ ایک بہت بڑا کام ہے جو عالمی مدد کے بغیر ممکن نظر نہیں آتا۔

چنانچہ لندن میں ایک عالمی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں بہت سے ممالک کے وزرائے خارجہ اور سینئر اہلکار شریک ہوئے۔ اس میں بوسنیا کے 20 لاکھ سے زائد مہاجرین کی دوبارہ آباد کاری اور انسانی حقوق کے احترام کے بارے میں پروگرام طے کیا گیا۔ بین الاقوامی کانفرنس میں ایسے ہنگامی اقدامات پر زور دیا جس سے اس تباہ حال ملک کی تعمیر نو کی جا سکے۔ اس میں سرائیوو میں آباد سربوں کو بھی تحفظ اور اطمینان کی یقین دہانی کرائی گئی۔ سویڈن کے سابق وزیر اعظم مسٹر کارل بلٹ کو شہری تعمیر نو کی نگرانی سونپ دی گئی ہے۔ عالمی بینک نے اعلان کیا ہے کہ بوسنیا کی معیشت کو اپنے قدموں پر کھڑا کرنے کے لئے 60 کروڑ ڈالر کی امداد دی جائے گی۔

OOO

کشمیر میں اغوا شدہ یورپی سیاح

مقبوضہ کشمیر میں عرصہ قریباً پانچ ماہ سے اغوا شدہ یورپی سیاحوں کو الفاران نے ہمالیہ پہاڑوں میں کہیں چھوڑ دیا ہے۔ دوسرا خیال یہ ہے کہ ان کو کسی دوسری حریت پسند تنظیم کے حوالے کر دیا گیا ہے۔

بھارتی وزارت دفاع کے ترجمان نے بتایا ہے کہ الفاران کے جن تین افراد کو پچھلے دنوں گرفتار کیا گیا تھا یہ بات انہوں نے بتائی ہے۔ ان افراد کو بھارتی سیکیورٹی فورسز نے پچھلے ہفتے گرفتار کیا تھا۔ بھارتی حکومت کے ترجمان نے بتایا ہے کہ ان افراد سے تفصیلی پوچھ گچھ کی گئی۔ جس سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ الفاران نے چاروں مغربی یرغمالی سیاحوں کو جنوبی کشمیر کے کسی پہاڑی علاقے میں بے یارومددگار چھوڑ دیا ہے۔

الفاران نامی تنظیم کا نام اس وقت سننے میں آیا تھا جب اس نے 6 مغربی سیاحوں کو اغوا کیا اور ان کی رہائی کے بدلے میں کشمیری حریت پسندوں کو رہا کرنے کا مطالبہ کیا۔ پہلے انہوں نے 20 کے قریب حریت پسندوں کو رہا کرنے کا مطالبہ کیا اور پھر یہ تعداد کم کر کے 4 کر دی۔ لیکن بھارتی حکومت نے ان کے کسی بھی مطالبے کو ماننے سے انکار کر دیا۔

الفاران کی طرف سے ان سیاحوں کو اغوا کرنے پر دنیا بھر میں ان کی مذمت کی گئی۔ اس میں کشمیری حریت پسندوں کی متحدہ تنظیم آل پارٹیز کانفرنس بھی شامل تھی۔ ان سیاحوں کے اغوا کے خلاف مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں نے ہڑتال کر کے اپنے آپ کو اس کام سے بری الذمہ ثابت کیا۔

بھارت نے الزام لگایا کہ الفاران کا تعلق پاکستان سے ہے۔ اور پاکستان ہی کے اشارے پر ان سیاحوں کو اغوا کیا گیا ہے۔ پاکستان نے بار بار اس الزام کی تردید کی اور کہا کہ ان سیاحوں کو اغوا کیا جانا دراصل بھارت کی چال ہے اور اس کا مقصد کشمیریوں کی تحریک آزادی کو دنیا بھر میں بدنام کرنا ہے۔ الفاران نے دھمکی دی تھی کہ اگر ان کے مطالبے پر کشمیری حریت پسندوں کو رہا نہ کیا گیا تو وہ ان یرغمالیوں کو ہلاک کر دیں گے۔ اس دوران ایک یرغمالی فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ جبکہ ایک اور یرغمالی کو الفاران نے ہلاک کر دیا۔ الفاران نے بھارتی حکومت کے سخت رویہ کے پیش نظر غالباً ان یرغمالیوں کو رہا کرنے میں ہی عافیت سمجھی ہے۔

OOO

طالبان۔ افغانستان

طالبان نے چند ہفتے قبل جب کابل پر حملہ کیا تھا تو ان کی پشت پر پریس کی طاقت بھی تھی اور ان کی طاقت کا اندازہ یوں پیش کیا گیا کہ جیسے یہ عنقریب کابل پر قبضہ کر لیں گے اور صدر برہان الدین ربانی کو نکال باہر کریں ے لیکن یہ نہ ہو سکا۔ طالبان نے ابتدائی طور پر تو اہم کامیابیاں حاصل کیں لیکن پھر ربانی حکومت نے ان کو پیچھے دھکیل دیا اور اپنی چوکیاں ان سے واپس لے لیں۔ صدر برہان الدین کی تائید میں روس اور بھارت کا نام لیا جاتا ہے۔ جبکہ طالبان کی سرپرستی کے لئے پاکستان پر الزام لگایا جاتا رہا ہے۔ بھارت کا کہنا ہے کہ بظاہر طالبان کو دینی مدرسوں کے طلباء پر مشتمل بتایا جاتا ہے۔ لیکن درحقیقت یہ تنظیم پاکستان کی فوج سے مدد پاتی ہے۔ حکومت پاکستان نے بار بار واضح کیا کہ اس کی افغانستان میں کسی گروپ سے کوئی خاص وابستگی نہیں ہے۔

اب طالبان کی طاقت ایک بار پھر کمزور پڑ گئی ہے۔ طالبان کے ٹھکانوں پر افغان طیاروں نے بمباری کی ہے جس کے نتیجے میں طالبان کے 27۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ ٹھکانے کابل سے باہر واقع ہیں۔ افغان وزارت دفاع کے ایک بیان کے مطابق افغان لڑاکا طیاروں نے چہار آسیاب کے علاقے میں ایک گاؤں کے قریب واقع فوجی اہمیت کے اڈے پر تین حملے کئے۔ ترجمان نے کہا کہ فوج نے علاقے میں طالبان کی نقل و حرکت پر نگاہ رکھی ہوئی تھی۔ اس لئے شہر کے تحفظ کے لئے یہ حملہ کیا گیا تاہم آزاد ذرائع نے ان خبروں کی تصدیق نہیں کی۔

OOO

صدر کلنٹن کی مقبولیت میں اضافہ

امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے جب سابق صدر مسٹر بش کو ہرا کر امریکہ کا صدارتی انتخاب جیتا تھا تو ان کی مقبولیت عروج پر تھی۔ صدر بش نے خلیج کی جنگ میں جو غیر معمولی کامیابی حاصل کی تھی وہ بھی ان کے کام نہ آ سکی اور ایک نوجوان اور نسبتاً غیر معروف سیاستدان نے ان کو امریکی صدارتی مہم میں ناک آؤٹ کر دیا۔ یہ صدر کلنٹن کی غیر معمولی کامیابی تھی۔

لیکن انتخاب جیتنے کے بعد مقبولیت کو برقرار رکھنا آسان نہیں ہوتا۔ اور مسٹر کلنٹن اس میں خاصے ناکام رہے چنانچہ ان کے عہدہ صدارت کا نصف عرصہ گذرنے کے بعد امریکہ میں جو انتخابات ہوئے اس میں صدر کلنٹن کی پارٹی ناکام رہی اور امریکہ کے قانون ساز اداروں میں صدر کی مخالف جماعت نے اکثریت حاصل کر لی۔ اس سے صدر بل کلنٹن کی مقبولیت میں کمی کا واضح احساس ہو گیا۔ صدر کلنٹن نے اس شکست کی ذمہ داری قبول کی اور ایک بار پھر بھرپور کوشش شروع کر دی کہ وہ امریکیوں کے دل جیت سکیں۔ خارجہ پالیسی کے میدان میں بھی انہوں نے اہم پیش رفت کی۔ چنانچہ تازہ ترین سروے کے مطابق اب 55 فیصد عوام صدر کلنٹن کے حامی ہو گئے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ صدر کلنٹن اندرون اور بیرون ملک ٹھیک کام کر رہے ہیں۔ شاید اہل بوسنیا کی دعائیں ان کے کام آگئی ہوں جہاں امریکہ نے کامیابی سے سربوں کی گوشمالی کی اور اپنی نگرانی میں ایک امن سمجھوتہ پر ان کو مجبور کر دیا۔

اگلے سال امریکہ میں دوبارہ صدارتی انتخابات ہو رہے ہیں۔ وہ اپنی پارٹی کی طرف سے دوبارہ صدارت کے امیدوار ہوں گے۔ جبکہ ان کے مقابلے پر سینٹ میں اکثریتی پارٹی کے لیڈر مسٹر باب ڈول ان کے مضبوط حریف ہیں۔ اس مرحلے پر صدر کلنٹن کی مقبولیت میں اضافہ ان کو انتخابات میں مضبوط حیثیت دلا سکتا ہے۔ اور مسٹر باب ڈول کے لئے مشکلات پیدا ہونے کا امکان ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

ہو اور حالت ایسی ہو کہ ایک لمحے کا ضیاع بھی سخت نقصان پہنچانے والا ہو اس وقت اگر تم راستہ روک کر کھڑے ہو جاؤ اور اسے مشورہ دینے لگ جاؤ تو اس کا سوائے اس کے کیا مطلب ہو سکتا ہے کہ تم اپنے لوگوں کو تباہ کرانا چاہتے ہو۔ پس یہ مشورہ نہیں بلکہ اپنی حماقت اور نادانی کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ کسی بیمار کے پاس دو ہندوستانی ڈاکٹر چلے جائیں وہ بجائے اس کے متفقہ طور پر اس کے لئے کوئی علاج تجویز کریں۔ آپس میں لڑنا شروع کر دیں گے۔ وہ کہے گا یہ دوا دینی چاہئے۔ یہ کہے گا وہ دوا دینی چاہئے۔ بیمار مر رہا ہو گا اور یہ آپس میں بحث کر رہے ہوں گے۔ غرض کبھی بھی ضرورت اور محل کے موقع پر وہ اس امر کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے کہ اپنے میں سے ایک شخص کو آگے کر دیں اور جو کچھ وہ کہے اس کے مطابق کام کریں۔ استثنائی طور پر اگر بعض دفعہ کوئی لطیف بات کسی کو سوجھ جائے۔ تو اس کے بتانے میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ مگر ہندوستانی ذہنیت یہ ہے کہ وہ ہر بات میں خوانخواہ دخل دیں گے اور بجائے کسی کی صحیح لیڈری پر اعتماد کرنے کے اپنی بات پر زور دیتے چلے جائیں گے۔ اور کہیں گے کہ یوں کرنا چاہئے۔ خواہ ان کی بات کس قدر ہی احمقانہ کیوں نہ ہو۔ اور خواہ اس شخص کی سکیم سے وہ کتنے ہی ناواقف کیوں نہ ہوں۔ تو یہ مادہ ہندوستانیوں کے دلوں میں نہایت ہی گہرے طور پر راسخ ہو چکا ہے اور چونکہ اکثر احمدی ہندوستانی ہیں وہ بھی ایک حد تک اس مرض میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ میرے دل میں کبھی مایوسی پیدا نہیں ہوئی لیکن اگر کبھی میرے دل میں مایوسی کے مشابہہ کوئی کیفیت پیدا ہوئی ہے تو وہ اسی حالت پر ہوئی ہے جو ہندوستانیوں میں عام طور پر پائی جاتی ہے اور جس سے احمدی بھی مستثنیٰ نہیں۔ کہ وہ چھوٹے سے چھوٹے کام میں بھی کبھی نظام کے مطالبے کو پورا نہیں کر سکتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ شاہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالغنی بھٹی صاحب کو فالج کا دوسرا شدید حملہ ہوا ہے فالج کی وجہ سے بائیں بازو پر کافی اثر پڑا ہے ان دنوں ان کی طبیعت کافی خراب ہے احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر فضل احمد ناصر صاحب ابن مکرم غلام نبی قمر صاحب گنج مغلپورہ لاہور نے حال میں ہی کولمبو یونیورسٹی سے آکو پنکچر میں Ph.D میں اعلیٰ کامیابی حاصل کی ہے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کی یہ کامیابی اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عمردین صاحب محلہ دارالشکر ربوہ بعمر 98 سال مورخہ 11- دسمبر 95ء کو بقضاء الٰہی وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ بیت اقبال دارالنصر غربی میں مکرم مولوی محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب صدر محلہ نے پڑھایا۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم نذر محمد صاحب صدر محلہ دارالشکر نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ والدہ محترم محمد شفیع صاحب آف محلہ امیر پارک گوجرانوالہ 95-11-30 بروز جمعرات بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں احباب جماعت سے ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر و رضا کی راہوں پر چلائے آمین۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 30326 میں غلام احمد ولد محمد صدیق بھٹی قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر اٹھارہ سال چار ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-4-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد غلام احمد B-57 محلہ احمدانی کالونی میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر1 محمد صدیق والد موصی گواہ شد نمبر2 عبدالرشید بھٹی نمبر2614 حمید پورہ کالونی میرپور خاص سندھ۔

مسل نمبر 30327 میں محمد رفیق بھٹی ولد عبدالعزیز قوم بھٹی پیشہ مزدوری عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-9-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان پختہ برقبہ اڑھائی مرلہ پرانا تعمیر شدہ مالیتی اندازاً ایک لاکھ روپے اور گھڑی مالیتی دو ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پندرہ صد روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد رفیق بھٹی ساکن بدوملہی P.O خاص ضلع نارووال گواہ شد نمبر1 رفیع الدین بٹ وصیت نمبر9913 گواہ شد نمبر2 رانا نصیر احمد وصیت نمبر16650۔

مسل نمبر 30328 میں نذیراں بیگم زوجہ محمد رفیق بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-9-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر پانچ صد روپے اور زیورات طلائی وزنی دس تولہ دس ماشہ مالیتی اکاون ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نذیراں بیگم زوجہ محمد رفیق اونچی گلی بدوملہی ضلع نارووال گواہ شد نمبر1 رفیع الدین بٹ وصیت نمبر9913 گواہ شد نمبر2 رانا نصیر احمد وصیت نمبر16650۔

مسل نمبر 30329 میں سرداراں بی بی بیوہ ملک غلام نبی صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڑتھانوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-9-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر وصول شدہ پچاس روپے (2) زیورات طلائی وزنی سات تولہ مالیتی اٹھائیس ہزار روپے (3) زرعی زمین ترکہ خاوند برقبہ تین کنال پانچ مرلہ واقع بھڑتھانوالہ ضلع سیالکوٹ مالیتی سولہ ہزار دو سو پچاس روپے (4) زرعی زمین ترکہ والد برقبہ دو کنال صرف واقع بھڑتھانوالہ ضلع سیالکوٹ مالیتی دس ہزار روپے (5) زرعی زمین ترکہ والد برقبہ 8 کنال 15 مرلے واقع چک 493 E-B ضلع وہاڑی مالیتی بانوے ہزار پانچ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 2500 روپے آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سرداراں بی بی بیوہ ملک غلام نبی صاحب ساکن بھڑتھانوالہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 بشارت احمد شاہد مربی سلسلہ وصیت نمبر28738 گواہ شد نمبر2 ارشد محمود ظفر مربی سلسلہ۔

مسل نمبر 30330 میں صداقت احمد ولد سعید احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1995-3-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد صداقت احمد Y-17-17 پیپلز کالونی گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 فضل احمد مجوکہ مربی سلسلہ وصیت نمبر28553 گواہ شد نمبر2 خوشی محمد شاکر وصیت نمبر 24231۔

مسل نمبر 30331 میں محمد رضوان جان ولد جان محمد صاحب قوم بٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-3-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد رضوان جان X-28-13 پیپلز کالونی گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 فضل احمد مجوکہ مربی سلسلہ وصیت نمبر28553 گواہ شد نمبر2 خوشی محمد شاکر وصیت نمبر24231۔

مسل نمبر 30332 میں بشیرالدین محمود ولد حکیم عبدالحمید صاحب قوم اعوان پیشہ کاروبار عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-3-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ ایک کنال سیکٹر سی چکری روڈ شالیمار ٹاؤن راولپنڈی اس وقت مجھے مبلغ -/1600 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیرالدین محمود چوک گھنٹہ گھر پوسٹ بکس نمبر 190 گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 فضل احمد مجوکہ مربی سلسلہ وصیت نمبر28553 گواہ شد نمبر2 خوشی محمد شاکر وصیت نمبر24231۔

بقیہ صفحہ 1

تحریک کی جاتی ہے اور اعلانیہ چندہ دینے والوں کے نام لئے جاتے ہیں۔

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے بھی یہی طریق اختیار فرمایا لیکن جو مخفی پہلو ہے وہ حفاظت کرتا ہے اعلانیہ کی۔ جو چھپی ہوئی نیکی ہے وہ ظاہر نیکی کی حفاظت کرتی ہے۔ اور ضامن بن جاتی ہے اس بات پر کہ خدا کو یہ مقبول ہو گی۔ کیوں کہ اس کے اس بندے نے دنیا کی نظر سے غافل محض چھپ کر کبھی راتوں کے اندھیروں میں، کبھی مخفی طریق پر رضائے باری تعالیٰ کی خاطر خرچ کئے ہوئے ہیں۔ پس یہ "عبادی" کا جب خطاب فرمایا تو اس کی طرف توجہ دلادی کہ دیکھو "سر" کے پہلو کو بھلانا نہیں۔ کھلی قربانیاں بھی پیش کرنا مگر ایسی مخفی قربانیاں بھی ضرور پیش کرنا کہ اس سے یقین ہو جائے کہ تم محض محبت کی خاطر کر رہے ہو اور خدا کی محبت کی خاطر کر رہے ہو، پھر اس کا جواب بھی اسی طرح ملے گا۔ اور یہ جو جواب ہے میں ضمناً آپ کو بتا دوں اس کا ایک بہت گہرا تعلق انسان کے ہاتھ سے رونما ہونے والے اعجازوں سے ہے۔

(از خطبہ یکم ستمبر 1995ء)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 14- دسمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے محمود ہارون کو ایم کیو ایم سے صلح کرانے کی اپیل کر دی۔ سابق گورنر سندھ نے وزیر اعظم سے تفصیلی ملاقات کی اور مسئلہ کراچی پر اظہار تشویش کیا۔ مسٹر ہارون نے کہا کہ ایم کیو ایم کے جائز مطالبات تسلیم کئے جائیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ حکومت الطاف حسین کے بھائی اور بھتیجے کے قتل میں ملوث نہیں۔ واقعہ کی تحقیقات کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے نواز شریف کو متنازعہ امور پر خط لکھا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ وہ مثبت جواب دیں گے۔ اپوزیشن حکومت کو گرانے کے لئے منفی ہتھکنڈے استعمال کر رہی ہے۔ افواہیں پھیلائی جا رہی ہیں۔

○ صدر مملکت کی طرف سے مسٹر نواز شریف کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ ہائی کورٹ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

○ بے نظیر بھٹو کی ہدایت پر مرتضیٰ بھٹو نے اسلام آباد میں شفٹ ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ فیصلہ خفیہ ایجنسیوں کی تحریک پر کیا گیا ہے۔ وفاقی دارالحکومت میں مرتضیٰ بھٹو کے لئے رہائش گاہ کی تلاش شروع کر دی گئی ہے۔

○ کالا باغ ڈیم کے مسئلے پر قومی اسمبلی میں صوبائی دھڑے بندی ہو گئی۔ بحث کی اجازت نہ ملنے پر اپوزیشن نے واک آؤٹ کر دیا۔ سپیکر نے کہا کہ رولز کے تحت سپیکر قواعد معطل کر سکتا ہے لیکن یہ بہت حساس معاملہ ہے اس لئے اس کی اجازت نہیں دے رہا۔

○ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ضیاء الحق کے مزار پر حملہ حکومت نے کرایا ہے۔ انتظامیہ کی وضاحتیں عذر گناہ بدتر از گناہ ہیں۔ عوامی ردعمل پر حکومت گنگ ہو گئی۔ حکومت کی شرافت اتنی کھوکھلی ہے کہ اسے معقول بہانہ بھی نہیں ملا۔ حملے کا بنیادی مقصد ملک کو جمہوری عمل سے محروم کر کے تصادم اور خون خرابے کی طرف دھکیلنا تھا۔ عوام مشتعل ہو کر حکومت کے عزائم کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت فوری طور پر مزار کی بے حرمتی کرنے والوں کا کھوج لگا کر انہیں قانون کے مطابق سزا دے۔

○ مسلم لیگ (ن) کی اسیر خواتین کو ملتان جیل سے رہا کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے نواز شریف کے خلاف مقدمے کے فیصلے کے بعد عدالت کا سامان توڑ پھوڑ دیا تھا۔

○ پنجاب چاول اور کپاس کی پیداوار پر رائلٹی کے مطالبے سے دستبردار ہو گیا ہے۔ نئے قومی مالیاتی کمیشن کے اجلاس میں رائلٹی کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ آبادی کے فارمولے پر قائم رہنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ضروریات کی بنیاد پر وسائل کی تقسیم کا طریقہ کار اپنایا گیا تو مخالفت کی جائے گی۔ پنجاب اس اجلاس میں نئی مردم شماری جلد از جلد کرانے اور نئے کمیشن کا اجرا آبادی کے نئے اعداد و شمار کی روشنی میں کرنے کا مطالبہ کرے گا۔ کمیشن کا اجلاس 27 جنوری 96ء کو ہو گا۔

○ وفاقی وزیر پیٹرولیم نے کہا ہے کہ اگر بھارت پاکستان کے ذریعہ گیس لے جائے تو ہم اس کا خیر مقدم کریں گے۔ یہ اقدام پاکستان کے بہترین مفاد میں ہو گا۔ ایران اور بھارت میں بات چیت جاری ہے۔ جونہی معاہدہ طے پا گیا۔ پاکستان اجازت دے دے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقتصادیات کا دور ہے دشمن بھی قریب آ رہے ہیں۔ بھارت کو بھی احساس ہو گا کہ اس کی اقتصادی ترقی پاکستانی سرزمین کی مرہون منت ہے اور اب مسئلہ کشمیر حل کئے بغیر چارہ نہیں۔

○ حکومت نے کراچی کے شام کے جن اخبارات کو نوٹس جاری کئے ہیں۔ ان کو صحافیوں کی تنظیم پی این پی او نے کہا ہے کہ وہ سمنوں کی تعمیل ہرگز نہ کریں۔ ہم اپنے صحافی اراکین کو تھانیدار کی عدالت میں پیش ہونے کی اجازت نہیں دیں گے۔

○ کراچی میں جاری تشدد کے بارے میں امریکہ کے جس بیان کو پاکستان نے اپنے اندرونی معاملات میں مداخلت قرار دیا تھا اس کے بارے میں امریکی وزارت خارجہ نے اپنے بیان پر اصرار کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم اس مسئلہ کو عوامی بحث نہیں بنانا چاہتے لیکن ہم نے جو بیان جاری کیا تھا ہم اس پر قائم ہیں۔ اور اس کی مکمل حمایت حاصل کرتے ہیں۔ اس کے سوا کچھ نہیں کہا جائے گا۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف، جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ امریکی وارننگ کے باوجود حالات ٹھیک نہ ہوئے تو ایوان کے اندر سے تبدیلی آئے گی بے نظیر کا حشر بھٹو جیسا ہو گا۔ حالات خونی انقلاب کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ قابو نہ پایا گیا تو ملک ٹکڑوں میں تقسیم ہو سکتا ہے۔ پاکستان انقلاب کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ خونی انقلاب کا راستہ روکنے کے لئے جمہوریت کی گاڑی کو رواں دواں رکھنا ہو گا۔

○ ہائی کورٹ میں بم کی افواہ سے وکلاء سمیت تمام لوگوں نے دوڑ لگا دی۔ کئی افراد پیروں تلے کچلے گئے۔ بم ڈسپوزل سکواڈ نے تلاشی کے بعد تصدیق کی کہ عمارت کے اندر بم نہیں ہے۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ امریکہ ہمیں ہدایات نہ دے ہم اپنے فیصلے خود کریں گے۔

○ سندھ سے آنے والے ڈاکوؤں نے لاہور میں پنجاب اربن ٹرانسپورٹ کے مینجر کو قتل کر دیا۔ فرار ہونے کی کوشش میں جائے واردات سے چند گز کے فاصلے پر اکبر چوک (کوٹ لکھپت) میں پولیس سے مقابلہ ہو جانے پر ایک ڈاکو ہلاک اور دوسرا زخمی ہو گیا۔ دونوں ڈاکو موسیقی کے طالب علم اور آرٹ سرکل بدین کے رکن تھے۔

○ لاہور بار میں عمران خان کی تقریر کے دوران ہنگامہ ہو گیا۔ ایک وکیل نے عمران پر خائن ہونے کا الزام لگایا۔ اور کہا کینسر ہسپتال میں مفت علاج نہیں ہوتا۔ عمران خان نے جواب دیا کہ 22 ہزار مریض آئے جن میں سے 18 ہزار کا مفت علاج کیا گیا۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ نے ایم کیو ایم کو اپنی نشست کی پیشکش کر دی ہے انہوں نے ایک انٹرویو میں کہا کہ ایم کیو ایم سٹریٹ پاور کھو چکی ہے۔ الطاف کے بھائی اور بھتیجے کے جنازہ میں صرف ڈھائی ہزار افراد شریک تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایم کیو ایم کراچی کو امن دے دے تو میں انہیں اپنی نشست بھی دینے کو تیار ہوں اور تمام مطالبات بھی تسلیم کر لوں گا انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے بھائی کے قتل کا معاملہ خدا پر چھوڑ دیا تھا۔

○ صدر لغاری نے کہا ہے کہ جنوری 1996ء تک عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ کر دیا جائے گا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے لیڈر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ بھارت سے اوپن تجارت کا اعلان خفیہ سازش ہے۔

○ نواز شریف کے بیٹے بھائی ماموں اور اتفاق فاؤنڈری کے 3 جنرل مینجروں کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے گئے ہیں۔

○ کراچی میں عورت اور بچی سمیت 7 افراد کو ہلاک کر دیا گیا۔

○ شاہدرہ میں امام بارگاہ کو آگ لگا دی گئی۔ تبرکات اور قرآن مجید کے نسخے شہید ہو گئے۔ شرپسندوں نے امام بارگاہ قصر اہل بیت کے روشن دان سے آگ اندر پھینکی جس سے تمام سامان جل کر راکھ ہو گیا۔

○ اپوزیشن لیڈر چوہدری نثار حسین نے کہا ہے کہ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف حکومت کی طرف سے مذاکرات کی پیش کش کا جواب قومی اسمبلی میں جمعرات کو دیں گے۔ اور اس پیش کش کے حوالے سے صورت حال کا جائزہ بھی پیش کریں گے۔ لیکن اس سے پہلے وزیر اعظم کے خط کا باقاعدہ تحریری جواب دے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن سے مذاکرات کنپٹی پر پستول رکھ کر نہیں۔ خوشگوار سیاسی ماحول میں ہی کئے جا سکتے ہیں۔

طب یونانی میں
ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشار کیپسول
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس
جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-254634
فیکس: 0431-219065

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 6 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21۔ ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 - 7125089
7235175 - 7355422

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانا پیش کرتے رہے ہیں
• اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں • عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں
—— یاد رکھیں ——
رشید برادرز ٹینٹ سروس
نزد خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ
فون دوکان: 211584
فون رہائش: 408
پروپرائیٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
◎ ہمدردانہ مشورہ ◎ کامیاب علاج
ناصر دواخانہ گولبازار، ربوہ
فون (04524) 212434